السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز عیدین کب سے شروع ہوئیں اور کیوں؟ پہلے تھیں یا نہیں؟ اگر نہ تھیں تو کیوں؟ پہلے بھی تو اسلام تھا؟

۔ قربانی کب سے شروع ہوئی اور کیسے؟ پہلے تھی یا نہیں۔ اگر نہ تھی تو کیوں؟ پہلے بھی اسلام تھا؟ 2

۔ گوشت خنزیر کیوں حرام ہوا؟ 3

۔ جب آدمی دیدہ دانستہ گانہ کرنے کے بعد توبہ کرنے تو کیوں بخشا جاوے گا؟ 4

۔ جب مادہ نہ تھا تو خدا کس چیز کا خدا تھا۔ جب فرشتے بھی نہ تھے۔ تو خدا کس کا خدا تھا؟ یہ ایک میرے دوست آریہ صاحب کا سوال ہے۔ اور امید ہے۔ کہ پوری توجہ فرمایئں گے۔ (نیازمند بابو عطا محمد ریلوے اسٹیشن بٹالہ خریدار 5
الحدیث نمبر 35)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ عیدین کی نماز فرض نہیں کہ پہلے زمانہ میں بھی اس کی تلاش کی جائے۔ بلکہ ایک دینی رسم ہے۔ اور رسومات کی تبدیلی ہر نبی کے زمانہ میں بقرین مصلحت ہوتی رہی ہے۔ 1

۔ قربانی پہلے بھی تھی۔ لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا۔ بائیبل میں آج تک قربانیوں کے حکم ملتے ہیں۔ بلکہ ہندوں کی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت ہے۔ منوجی فرماتے ہیں۔ یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے 2 ہرن اور پکھسی (پرند) مارنے چاہیں (سندویتے ہیں۔) اگست رشی نے اگلے زمانے میں ایسا کیا۔ (سمرتی باب 5۔ فقرہ 22) اور بھی بہت سے حوالے ایسے ملتے ہیں۔

(۔ خنزیر کا گوشت اخلاق کےلئے مضر ہے۔ اس حرمت بائیبل اور منوسمرتی میں بھی ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب احبار باب 11 فقرہ 7) (منوسمرتی باب 5 فقرہ 3190

۔ بخشش تو توبہ کے وقت جو خلوص ہوتا ہے۔ اس پر مبنی ہے۔ اگر وہ ہے تو بخشش بھی ہے۔ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ خلوص اس پر مبنی ہے۔ کہ توبہ کرنے کے وقت گناہ گار خدا کو اپنا حقیقی مالک سمجھ کر اس کے آگے گناہ 4 کا اقرار کرے۔ اور اس کو بخشش مانگے۔ تو خدا بخش دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ۔ اس آیت میں ''عباد'' کی اضافت اپنی طرف کر کے قبولیت توبہ کی بناء اور فلاسفی بتلائی ہے۔ اشارہ کیا ہے۔ کہ قبولیت توبہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا اصلی مالک اور ان کی فطرت سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ ان سے گناہ کا ہوجانا تعجب نہیں۔ اس لئے بخشش بھی محال نہیں ہے۔

۔ یہ سوال تو آریہ سماج پر وارد ہوتے ہیں۔ ہم پر نہیں۔ کیونکہ آریوں کے نزدیک خدا مادہ کا اور روح کا خالق نہیں۔ بلکہ وہ اجسام کا خالق ہے۔ (بہت خوب) لیکن جس حالت میں بدع پرلے (فنا) کے تمام اجسام منتشر ہو کر مادہ 5 کی لطیف حالت میں چلے جاتے ہیں۔ اس وقت خدا کس چیز کا خدا ہوتا ہے۔ مادہ اور روح کا تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ تو اس کی مخلوق نہیں۔ مخلوق نہیں تو مملوک بھی نہیں۔ پھر خدائی کیسی؟ ہاں اسلام سرے سے اس بناء کو غلط قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک خدا کے سوا جو چیزیں ہیں۔ ان میں کوئی چیز بھی خدا کی عمر کے برابر نہیں۔ خدائی عمر میں کسی چیز کو برابر سمجھنا خدا کا شریک بنانا ہے۔ جس کو اسلام ہر گز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خدا کی خدائی اس کا ذاتی وصف ہے۔ کسی مخلوق کے وجود پر منحصر نہیں۔ بلکہ کسی چیز کا نہ ہونا اس کی خدائی کےلئے ضروری ہے۔ تاکہ وہ ہر چیز کا خدا کہلاسکے۔ اس لئے اگر کوئی چیز اس کے برابر کی ہوئی تو وہ اس کا خُدا نہ ہوگا۔ حالانکہ اسلام کہتا ہے۔ پس اسلام پر اعتقاد کھلے لفظوں میں ظاہر کرتا ہے۔

جب کچھ نہ تھا تب نرا کار تھا خلقت کا پیدا کرنہار تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 623

محدث فتویٰ